

نئی مے آسمان کی بادشاہی کی
نمبر ۳۵۲۶
ایک خطبہ

شائع شدہ: جمعرات، ۲۴ اگست، ۱۹۱۶
بیان کردہ: سی۔ ایچ۔ سپرجین
میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوینگٹن میں

میں اب سے تاک کے اس پہل میں سے ہرگز نہ پیوں گا، جب تک کہ اُس دن نہ پیوں جو نئے سرے سے تمہارے ساتھ میرے۔
"باپ کی بادشاہی میں ہوگا۔"
(متی ۲۶:۲)

ایسے کلمات ہمارے خداوند یسوع مسیح نے ایسے وقت میں ارشاد فرمائے کہ جو بغیر کسی گہری حکمت اور معنی کے نہ ہو سکتے تھے۔ پس آئیے، ہم ادب و فروتنی کے ساتھ ان کے مفہوم پر غور کریں۔ وہ کون سے خیالات تھے جو اُس کے پاک دل میں موجزن تھے؟ اُس نے اپنے پیارے شاگردوں کو کیا سبق سکھایا؟ اور سب سے پہلے، کیا ہمارا خداوند یہاں یہ ظاہر نہیں کرتا

I

اُس گھڑی سے زندگی کی تمام خوشیوں اور آراموں سے کنارہ کشی؟

جب اُس نے اُس پیالے کو ایک طرف رکھا جو تاک کے رس سے بھرا تھا، تو فرمایا، "میں اب سے تاک کے اس پہل میں سے ہرگز نہ پیوں گا۔" یہاں وہ معاشرتی مسرت سے وداع لے رہا ہے۔ جو تھوڑے بہت آرام اُسے میسر تھے، اب وہ بھی ترک کرنے کو تھا۔ اُس نے کبھی دولت نہ پائی، بارہا ایسا ہوا کہ جہاں سر رکھے وہ جگہ بھی نہ تھی۔ اُس کا لباس ہمیشہ ایک سادہ دہقان کی مانند تھا، "پنا سیلا ہوا لباس" اُس کے لیے کافی تھا۔ اُسے ہمیشہ مختصر آرام اور معمولی آسائش حاصل رہی، مگر اب وہ گویا باقاعدہ طور پر ہر طرح کے دنیوی لذت سے کنارہ کشی اختیار کر رہا ہے، "میں اب سے تاک کے اس پہل میں سے ہرگز نہ پیوں گا۔"

لیکن ہمارا خداوند اور آقا اُن لوگوں کی مانند نہ تھا جو دنیوی مسرتوں سے سیر ہو کر اُن سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ دنیا کے عیش و عشرت بالآخر انسان کے دل کو اوب دیتے ہیں، اُس کا شہد منہ میں کڑوا ہو جاتا ہے، اور اُس کی دل فریب تفریحات بار بار دہرائے جانے کے سبب سے بے لطف ہو جاتی ہیں۔ مگر ہمارا نجات دہندہ تو ہمیشہ زندگی کی سختیوں سے دوچار رہا۔ اُس کا مقصد اس کے فرائض کی تکمیل تھا، نہ کہ اس کی آسائشوں میں مسرت تلاش کرنا۔

اُس نے یہ پیالہ کسی ریاکاری کے باعث ایک طرف نہ رکھا، جیسے وہ کسی رواقی بے نیازی کا اظہار کر رہا ہو۔ ہم سب جانتے ہیں کہ مزدور یا دُکھی انسان کے لیے تازگی ضروری ہوتی ہے تاکہ وہ اپنی توانائی بحال کر سکے۔ کچھ بھی ایسا نہ تھا جو ہمارے خداوند کی فطرت سے اداسی اور سخت ریاضت کو جوڑتا۔ پھر بھی، وہ اب اپنے شاگردوں کے سامنے دنیوی بھلائیوں کو ترک کر رہا ہے۔ اگر ہم اس مے کے پیالے کو ایک علامت کے طور پر لیں اور اسے دنیوی مسرت کی نمائندگی سمجھیں، تو ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اسے کتنی سنجیدگی سے ترک کر رہا ہے — وہ اس میں سے اب نہ پیئے گا۔

یہ کیسا پُر عزم ارادہ اور صاف پیشین گوئی ہے! مگر اس سے پہلے کہ ہم اس سوال کا جواب دیں کہ اُس نے ایسا کیوں کیا، ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ بعض اوقات مسیحی زندگی میں ایک مومن کو مسیح کی خاطر اپنی تمام راحتوں سے دست بردار ہونا پڑتا ہے۔ یہ کوئی ناممکن یا غیر متوقع بات نہیں کہ سچائی اور دیانت داری ہم سے مطالبہ کریں کہ ہم ہر اُس چیز کو چھوڑ دیں جو ہمارے لیے عزیز رہی ہے۔

ایک سچا ایماندار اپنے ضمیر کو برقرار رکھے گا، خواہ وہ اپنی گزر بسر کو بمشکل ہی قائم رکھ سکے۔ اُسے قیمتی لباس سے سادہ کپڑوں میں اُنا پڑے، عالی شان محل سے ایک جھونپڑی میں بسنا پڑے، سواری سے اُتر کر پیدل چلنا پڑے — مگر وہ اپنی راستی پر قائم رہے گا۔ ہمارے باپ دادا نے ایسا کیا، اور یہ انہوں نے اصول کے تحت کیا، مسیح کی خاطر کیا۔ شہیدوں نے اس سے بھی زیادہ کیا — جب مسیح کے نام کی خاطر تقاضا ہوا، تو انہوں نے اپنی جانیں قربان کر دیں۔ وہ ایام ہم پر پھر آسکتے ہیں۔

بے انصافوں کی دوڑ میں راستبازوں کو دکھ سہنا پڑتا ہے۔ آج کل کاروبار اندر سے باہر تک بگڑ چکا ہے۔ تجارت کے طریقے اس قدر دھوکہ دہی میں لپٹے ہوئے ہیں کہ اگر کوئی مسیحی راستبازی کو تھامے رکھے اور دیانتداری پر قائم رہے، تو عجب نہیں کہ وہ نقصان اٹھائے۔

لیکن ہمیں دنیا میں نقصان اٹھانے کو خدا کے حضور مقبولیت کھونے سے زیادہ بہتر جاننا چاہیے۔ ہمیں دنیا کی عزت کھونے، اور مسیح کی خاطر نادان گئے جانے کو اس بات پر ترجیح دینی چاہیے کہ ہم مشتبہ معاملات یا دوغلے پن کے ذریعے دولت جمع کریں اور تجارتی اثر و رسوخ حاصل کریں۔ ہمیں اپنے ضمیر کو ان چالاکیوں اور حیلہ گریوں سے آلودہ ہونے سے محفوظ رکھنا چاہیے جو دھوکہ دہی پر مبنی کاروباری چالوں کو فروغ دیتی ہیں، اور جو سادہ دلوں کو فریب دینے کی تاک میں رہتی ہیں۔

ہر جھوٹے طریقے سے باز رہو۔ مگر اپنی پاکیزگی کا ڈھنڈورا نہ پیٹو اور نہ ہی اپنی راستبازی کا ایسا اظہار کرو گویا تم دوسروں سے بہتر ہو۔ اور سب سے بڑھ کر، اپنے لیے کوئی صلیب بنا کر خود ہی اپنی پیٹھ پر نہ رکھو اور شہید بننے کا ڈھونگ نہ کرو۔ لیکن جب تمہیں اپنے آقا کی خاطر صلیب اٹھانی پڑے، تو اُسے اُسی وفاداری اور فروتنی کے ساتھ اٹھاؤ جس طرح اُس نے اٹھائی، اور کہو، "میں اب سے تاک کے اس پہل میں سے ہرگز نہ پیوں گا، میں دنیا کی عزت کی جستجو نہ کروں گا، میں دنیا کی دوستی کو فروغ نہ دوں گا، میں اُن لوگوں کی محبت کو برقرار نہ رکھوں گا جو میرے گناہوں میں مجھے چاہتے تھے۔ میں ہر چیز ترک کرنے کو تیار ہوں، میں سب کچھ چھوڑنے کو آمادہ ہوں، حتیٰ کہ اگر ضرورت ہو تو میں اپنی جان بھی دے دوں گا، تاکہ میں خدا کو جلال دوں، جیسے میرے خداوند اور آقا نے دیا۔"

اب ہمارا خداوند کیوں کہتا ہے، "میں اب سے تاک کے اس پہل میں سے ہرگز نہ پیوں گا؟" یہ اس لیے کہ اب اُس کے لیے اور کام تھا، اور اُسے ہر اُس چیز کو ترک کرنا تھا جو اُس کی تکمیل میں رکاوٹ بن سکتی۔ اُسے خون پسینہ بہانا تھا، پیلاطس اور ہیرودیس کے سامنے مقدمہ بھگتنا تھا، اُسے یروشلیم کی ظالم بھیڑ میں سے گزر کر صلیب کو اپنے کندھوں پر اٹھانا تھا، اپنے ہاتھوں کو کیلوں کے حوالے کرنا تھا، اور اپنے قدموں کو ظالم لوہے کے سپرد کرنا تھا۔ یہ آرام کے دن نہ تھے۔

اور بعض اوقات ہمارے لیے بھی آقا کے کام کی یہی قیمت ہوتی ہے۔ وہ شخص جو خود کو خدا کے کھیت میں خدمت کے لیے وقف کرے، اُسے ذاتی اور معاشرتی آرام و آسائش کو ترک کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے، وہ آرام جو دنیاوی لوگ اپنی محنت کا بہترین صلہ سمجھتے ہیں۔ مسیح کا خادم، اگر وہ اپنے مالک کی وفاداری سے خدمت کرنا چاہتا ہے، تو اُسے اُس آرام اور آسائش سے انکار کرنا ہوگا، جس کا اُسے اس دنیا میں حق حاصل ہوتا اگر وہ دنیاوی کاموں میں مشغول ہوتا۔

تمہیں اپنے آقا کی خدمت کے لیے سب کچھ چھوڑنے اور خود کو مکمل طور پر اُس کے سپرد کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ اگر تم قربانی کے سبب سے پیچھے ہٹتے ہو، خواہ وہ کتنی ہی بڑی ہو، تو تم مسیح کے سچے پیروکار نہیں، اور نہ ہی اُس کے بل پر ہاتھ رکھنے کے قابل ہو۔

اگر مسیح نے مے کا پیالہ ترک کیا اور اُس عمل کے ذریعے دنیا کی تمام راحتوں سے دست برداری کا اعلان کیا، تو تمہیں بھی، اگر خدا کے لیے کوئی عظیم کام کرنا ہے، اُس کی مثال پر چلنا ہوگا۔ اور یہی کرنے میں تمہارا اجر ہے۔

ہمارے نجات دہندہ نے یہ اس لیے بھی کیا کیونکہ اُس کی محبت نے اُسے مجبور کیا۔ تاک کے پہل کو ترک کرنا بذات خود کوئی بڑی ترک نفس کی بات نہ تھی، مگر بطور نشان یہ نہایت گہری معنویت رکھتا تھا۔ جیسا کہ میں پہلے ہی بیان کر چکا ہوں، یہ اُس کے لیے ہر اُس چیز کو چھوڑ دینے کی علامت تھی جو زندگی میں خوشی اور مسرت بخش سمجھی جاتی ہے۔

یسوع مسیح نے ہم سے محبت کی خاطر سب کچھ چھوڑ دیا۔ آسمانوں کے آسمان اُسے سمو نہ سکتے تھے۔ فرشتوں کی پرستش بھی اُس کے جلال کے شایانِ شان نہ تھی۔ وہ "سب پر خدا ہے، ابد تک مبارک"۔ مگر اُسے ایک چرنی میں رکھا گیا، اور ایک اِصلیب نے اُسے تھامے رکھا

کیسا حیرت انگیز جھکاؤ تھا وہ جلال کے بلند ترین تخت سے گزر کر غم کا آدمی بننے اور رنج و درد سے آشنا ہونے تک، اور یہ بھی اُن کے لیے جو اُس سے عداوت رکھتے تھے! اور انہوں نے اپنی نفرت کا ثبوت اُسے قتل کر کے دیا یہ حقیقت نہایت شیریں ہے اگر ہم یاد رکھیں کہ اُس نے یہ سب کچھ ہماری محبت میں کیا۔ ہم اُس کے لائق نہ تھے۔ صرف گناہگاروں کے لیے محبت—محض پاک محبت—یہی تھی جو اُسے اپنا قیمتی سانس چھوڑ دینے پر آمادہ کر سکتی تھی۔ اُس نے مجھے تب بھی محبت کی جب مجھے اُس سے محبت کا خیال تک نہ آیا تھا۔ اُس نے تمہیں تب بھی محبت کی جب تم اُس کے فضل کی مخالفت کر رہے تھے اور اُس کی شریعت کو جھٹلا رہے تھے۔

اُس کی محبت کے سبب سے ہر چیز کو ترک کرنے کا خیال کیسا جوش اور تحریک بخشتا ہے! یہ کیونکر ہمیں محنت اور مصائب سہنے کے لیے قوت نہ بخشے؟ یہ کیسے ممکن ہے کہ یہ ہماری محبت کو اُس کے لیے شعلہ زن نہ کرے؟ ہمیں کس قدر آمادہ ہونا چاہیے کہ ہم اُس کی محبت اور اپنے بھائیوں کی محبت میں ہر چیز چھوڑ دیں! افسوس! کہ ہم میں سے کتنے ہی ایسے ہیں جو رُحوں کی محبت میں کوئی قربانی نہیں دیتے! ہم معمولی خدمت تو بجا لاتے ہیں جو تھکن یا تکلیف کا زیادہ سبب نہیں

بنتی، مگر افسوس! کہ ہم میں وہ پرانا جوش اور غیرت ناپید ہے جو ہمیں مسیح کے نام کی خاطر موت کے منہ میں بھی کود جانے پر آمادہ کرے

آہ! کاش یہاں کچھ نوجوان یسوع کی محبت سے اس قدر متاثر ہوں کہ ابھی اور اسی لمحے خود کو اُس کے لیے جینے اور مرنے کے لیے دے ڈالیں! آہ! کاش کچھ مقدس خواتین اپنی ابتدائی وقف شدہ نذریں تازہ کریں، اور اسی گھڑی سے خداوند یسوع مسیح کی خدمت گزار بن جائیں اور کسی اور کی نہ رہیں! کلیسیا کو کچھ نمایاں مثالوں کی ضرورت ہے جو ترک دنیا کی راستبازی کو ظاہر کریں، اور شاید وہی چند چراغ، جنہیں علم برداروں کی مانند بلند کیا جائے، دوسروں کو اپنی جانب کھینچیں، اور کلیسیا اپنی کمزور اور مفلس حالت سے بلند ہو کر مسیح کے شایان شان خدمت کرنے لگے۔

تب ہم مسیح کی ایسی خدمت کر سکیں گے جیسی کہ وہ لائق ہے، اور ہم اپنے آپ کو اُس کے لیے ویسا ہی چھوڑ سکیں گے جیسا کہ اُس نے ہمارے لیے خود کو چھوڑ دیا۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ "تاک کے اس پہل کو نہ پینے" کا اعلان، زبان سے کہی جانے والی کسی بھی وضاحت سے زیادہ گہرا مفہوم رکھتا ہے، چاہے میں کئی گھنٹوں تک بولتا ہی کیوں نہ رہوں۔ پس میں اس خیال کو تمہارے سپرد کرتا ہوں۔ یہ یسوع کا اپنی زندگی کی ساری خوشیوں کو ترک کرنا ہے، ہر اُس چیز کو چھوڑ دینا ہے جو دل کو خوش کرتی ہے، اور ہمارے لیے خود کو مقدس کرنا ہے، کیونکہ وہ اپنے باپ اور اپنے خدا کے بٹانے پر ایک عظیم خدمت کے لیے بلایا گیا ہے۔

—مگر اب، دوسرے نکتے پر، میں چاہوں گا کہ تم ہمارے خداوند کے بارے میں سوچو

دوم۔ زمین سے وداع لینا

اُس نے پیالہ لیا اور اُسے ہر زمینی چیز کا نشان بنا کر فرمایا، "میں اب سے تاک کے اس پہل کو نہ پیوں گا"۔ اُس نے اپنے شاگردوں سے، اور اُس زمین سے جس پر وہ تینتیس برس تک رہا، وداع لی، اور یہ سب کچھ کسی گلہ و شکایت کے بغیر کیا۔ اُس نے نہ کہا، "کیوں میں اپنی عمر کے زور میں اٹھا لیا جاتا ہوں؟ کیوں جب کہ میں چالیس برس کا بھی نہیں ہوا، میرا سورج نصف النہار میں غروب ہو جاتا ہے؟ کیوں جب میں انسان کی پوری عمر تک بھی نہ پہنچا، مجھے قبر میں اتار دیا جاتا ہے؟" نہیں، اُس نے ایسا کوئی کلمہ نہ کہا۔

اور جب تمہاری اور میری باری آئے کہ ہم زمین پر کی سب چیزوں سے وداع لیں اور ہر چیز کو چھوڑ دیں، تو ہم بھی بالکل اُسی طرح خوشی سے اُس آواز کے تابع ہو جائیں جو ہمیں بٹلاتی ہے، بغیر ایک لفظ کے جو خدا کے خلاف گلہ و شکوہ ہو

اے خداوند، تُو نے مجھے اپنے آرام میں بلایا، ابھی تو صُبح ہی تھی، اور میرا کام بمشکل شروع ہوا تھا، میں نے اپنی خدمت کے بہت سے منصوبے بنا رکھے تھے کہ وہ تیرے اور تیری کلیسیا کے لیے فائدہ مند ہوں گے، مگر اگر تُو مجھے بٹلاتا ہے، تو "میں تیرا شکر کروں گا کہ مجھے دِن کی گرمی اور بوجھ کو سہنے کی ضرورت نہ رہی۔

اور اگر یہ بُلَاوا اُس وقت آئے جب میں زندگی کے بیچ میں ہوں، اور تاکستان میں خدمت کر رہا ہوں، تو بھی میں راضی رہوں! "یہاں وہ پودے اور پھول ہیں جن کی میں نے بڑی محبت سے پرورش کی، وہاں وہ درخت ہے جو ابھی کلیاں نکالنے والا تھا، اور یہاں وہ تاک ہے جس سے میں نے پہل کی امید رکھی تھی، لیکن اے میرے مالک! اگرچہ میں یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے نشوونما پاتا دیکھنا چاہتا تھا، اور اگرچہ میرا فخر کہے کہ 'کلیسیا میرا متبادل کہاں سے لائے گی؟' لیکن اے خداوند! تُو نے میرے بغیر تب بھی کام کیا جب میں پیدا بھی نہ ہوا تھا، اور پس اگر تُو اب میرے زور کی عمر میں مجھے بٹلاتا ہے، تو میں کہتا ہوں، "آتا ہوں، آتا ہوں۔"

اور اگر یہ پکار تمہارے لیے شام یا رات کے وقت آئے، جیسا کہ میں جانتا ہوں کہ یہ تم میں سے کچھ بھائیوں اور بہنوں کے لیے ہو گا جو اب بوڑھے اور سفید بالوں والے ہیں، تو میں امید رکھتا ہوں کہ تم کہو گے، "اے خداوند، یہ اچھا ہے، ہمارا دِن کا کام ختم ہو چکا، سائے دراز ہو گئے، سونے کا وقت آ چکا، ہم اب زمین پر نہیں، بلکہ زمین کے اوپر کھڑے ہیں، ہم گھر لے جانے کے انتظار میں ہیں کہ کھلیان میں اکٹھے کیے جائیں۔"

ہاں، بغیر کسی افسوس کے، میں کہتا ہوں، بغیر کسی شکایت کے، ہم اپنا لنگر اٹھائیں اور اُس بندرگاہ میں داخل ہو جائیں جہاں ابدی آرام ہے۔ ہم بس خاموشی سے اپنی آنکھیں زمین پر بند کریں اور جنت میں کھولیں کہ مسیح کے جلالی چہرے کا دیدار کریں، بغیر کسی ایسی آخری شکایت کے جو خدا کے حکم کے خلاف ہو۔ "اٹھ اور چل دے" کے حکم پر ہماری آخری بات بغاوت نہ ہو

ہمارے خُداوند نے تارک الدنیا زابدوں کی مانند دنیا سے کنارہ کشی اختیار نہ کی۔ اُس نے پیالے کو زمین پر نہ دے مارا، نہ ہی اُس کے مشمولات کو لعنتی کہا۔ اُس نے زندگی کو رد نہ کیا کہ "یہ کڑوی ہے، میں اسے مزید نہ چکھوں گا۔" میں نے بعض لوگوں کو زندگی کے بارے میں ایسی تلخ باتیں کہتے سنا ہے جو اس کی مشقتوں اور بوجھ کو برداشت نہیں کر سکتے۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ گھر جانا چاہتے ہیں، مگر حقیقت میں یہ ایمان کی بجائے کمزوری کی علامت ہوتی ہے۔ وہ سست ہیں، وہ اپنی صلیب اٹھانے کو تیار نہیں، وہ اپنے آقا کے لیے دکھ سہنے سے تھک چکے ہیں۔

ہائے افسوس! اگر ہم اُن کاہل مزدوروں کی مانند ہوں جو ہمیشہ ہفتے کی رات کے انتظار میں رہتے ہیں! ایسے مزدور اپنی مزدوری کے بھی لائق نہیں ہوتے۔ افسوس ہم پر اگر ہم قبر کو دعوت دیں کہ ہماری محنتوں سے ہمیں راحت ملے، جب کہ ابھی بہت سی گمراہ بھیڑیں تلاش کی جانی باقی ہیں، بہت سے راندہ درگاہ لوگ بحال کیے جانے کے منتظر ہیں، بہت سے گناہگار نجات کے محتاج ہیں! کیا ہمارے قریبی رشتہ دار اور پڑوسی نہیں جنہیں ہم اپنے لبوں سے خوشخبری سنا سکتے ہیں؟ کیا ہمارے سکولوں میں ایسے بچے نہیں جنہیں تعلیم دی جائے؟ کیا ایسے چھوٹے نہیں جنہیں کیچڑ سے نکال کر چٹان پر کھڑا کیا جائے؟ کیا مسیح کے لیے اور لڑائیاں نہیں جو لڑی جائیں، اور مشن کے نئے منصوبے نہیں جو آگے بڑھائے جائیں، اور دُور دراز کے علاقے نہیں جو خوشخبری کی روشنی دیکھیں؟

اگر تمہیں یسوع کے بادشاہی کی سچی محبت ہے، تو تم یقیناً لمبی عمر کے طلبگار ہو سکتے ہو، اگر یہ خُدا کی مرضی ہو، تاکہ تم محبت کی ان محنتوں میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے سکو، اور اُس عزیز نجات دہندہ کے قدموں میں زیادہ تاج رکھ سکو جو ہم سے پہلے جا کر ہمارے لیے مقام تیار کر رہا ہے۔

پس، بغیر کسی گلہ و شکوہ کے، اور بغیر کسی زہد و رہبانیت کے، ہمارا خُداوند پیالے کو ویسی ہی خوشدلی سے ایک طرف رکھتا ہے جیسی خوشدلی سے اُس نے اُسے اُٹھایا تھا۔ وہ اپنی موت کی جانب رُخ کرتا ہے۔ "میں اب سے تاک کے اس پھل کو نہ پیوں گا۔"

اور دیکھو! وہ راہ میں کچھ لمحوں کو رُک جاتا ہے، جیسے ایک مسافر۔ اُس کی تسکین میں کوئی اضطراب نہیں، گویا موت محض اُس کے زمینی سفر کی منزل ہے، بلکہ یوں کہو کہ یہ جنت کے سفر کا ایک پڑاؤ ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اُس کا وقت قریب ہے، مگر وہ اُسے ملال کے ساتھ نہیں دیکھتا، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ اُس کے شاگردوں کے لیے ضروری اور اُس کے اپنے لیے بھی مطلوب ہے کہ وہ جائے۔

اے کاش! جب ہماری زندگی کے دن ختم ہوں، جب ہمیں خُداوند کی بِلَاہٹ سنائی دے، اور جب ہمیں موت کے آثار محسوس ہوں، تو ہم نہ گھبرائیں اور نہ پریشان ہوں! خُدا کرے کہ ہم اِس فانی زندگی کو پُرسکون یقین اور مقدس تسلی کے ساتھ چھوڑیں! اگر ہمارا اختتام اُسے اور دُکھ بھرا ہو، تو خُدا ہمیں ایمان میں مضبوط اور صبر میں کامل رکھے! اور اگر یہ اچانک اور غیر متوقع ہو، تو ہم تب بھی تیار اور آمادہ ہوں

ہمارے خُداوند کی موت پر قہر کے طوفان اٹھے، مگر ہماری موت پر ایسا کوئی ہنگامہ نہ ہو گا۔ لعنت اُس کے سر پر اکٹھی ہوئی، مگر برکت ہمارے سروں پر ہالہ بنے گی۔ اُس کے لیے مرنے کا کوئی آرام دہ بستر نہ تھا، صلیب ہی اُس کا بچھونا تھی۔ یہاں تک کہ خُدا کی طرف نظریں اُٹھا کر تسلی پانے کی راحت بھی اُسے میسر نہ تھی، اُس کی آخری پکار تھی، "ایلی، ایلی، لما سبقتی؟" مگر جب ہماری گھڑی اُٹے گی، تو ہمارا خُداوند ہمیں ملنے کو آئے گا، اور اُس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ہمارے بیماری کے بستر کو نرم کرے گا۔

—اب، ہمارا تیسرا غور و فکر یہ ہو گا

یہ کہہ کر کہ، "میں اب سے اِس تاک کے پھل میں سے کبھی نہ پیوں گا، جب تک کہ اُس دن نہ پیوں جو میں تمہارے ساتھ اپنے باپ کی بادشاہی میں نیا نہ کروں،" اُس نے اپنی موت کی توقع کا اظہار کیا۔ اُسے معلوم تھا کہ وہ مرے گا، مگر وہ جانتا تھا کہ یہ انجام نہیں ہے، بلکہ وہ خوشی کے دنوں، شادمانی کی ضیافتوں، تازہ مے اور پاکیزہ مسرتوں کی اُمید رکھتا تھا۔

کیا مسیح نے آسمان کی بات کی تھی؟ میں سمجھتا ہوں کہ اُس نے کی، اگرچہ بس یہی مدعا نہ تھا۔ مگر جب وہ مستقبل کی جانب اشارہ کرتا ہے، تو کیا وہ آسمان کو ہمارے لئے ایک ضیافتی مقام کی مانند نہ دکھاتا ہے؟ جب وہ فرماتا ہے، "میں اب سے اِس تاک کے پھل میں سے تمہارے ساتھ نہ پیوں گا،" تو کیا وہ یہ نہ بتاتا کہ آسمان اُن کی ملاقات کی جگہ ہے جو فتح مند ہوئے، اور اُن کے جشن کا مقام جو دعوت میں شریک ہوں گے؟

وہاں جملہ مسرتیں ہوں گی جو کسی عقل مند ذہن کے لئے خوشی کا باعث بن سکتی ہیں، وہاں وہ سب کچھ ہوگا جو ایک لطیف رُوح کو کیف و سرور میں مملو کر سکتا ہے۔ خُدا کے دہنے ہاتھ پر خوشی کے دریا ہیں اور ابدی لذتیں۔

ہم یہ بھی سیکھتے ہیں کہ آسمان کی خوشیاں اجتماعی ہیں، کیونکہ یسوع فرماتا ہے، ”جب تک کہ اُس دن نہ پیوں جو میں تمہارے ساتھ اپنے باپ کی بادشاہی میں نیا نہ کروں۔“ تعجب ہے کہ وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہم آسمان میں ایک دوسرے کو نہ پہچانیں گے، اس بات کو کس طرح لیتے ہیں؟ میں اُس نیک خادم کی بات کو زیادہ پسند کرتا ہوں جس نے اپنی بیوی سے کہا، جب اُس نے پوچھا کہ کیا وہ اُسے آسمان میں پہچانے گا، تو اُس نے جواب دیا، ”میں تمہیں آسمان میں پہچانوں گا! کیوں نہیں، میں تمہیں یہاں پہچانتا ہوں، اور کیا میں آسمان میں یہاں سے بڑا نادان ہوں گا؟“

ہم ابرہام، اسحاق اور یعقوب کے ساتھ بیٹھیں گے، اور وہ ایسے سنہری نقاب نہ پہنیں گے جو اُن کے چہروں کو چھپائیں۔ آسمان ایک ایسی جگہ ہے جہاں وہ کھائیں گے، پیئیں گے اور خوش ہوں گے، اور میں سمجھتا ہوں کہ آسمان کی خوشی کا بڑا حصہ اس میں ہوگا کہ ہم اُن پاکیزہ ارواح کو دیکھیں، جنہیں ہم پہچانیں گے کہ وہ وہی مرد و خواتین ہیں جن میں مسیح کی رُوح زمین پر بستی تھی اور جو اب اُس کی حضوری میں بستے ہیں۔

اوہ! میں داؤد سے ملاقات کا مشتاق ہوں، جس کے زبور اکثر میری جان کو تسلی بخشتے ہیں۔ میں مارتن لوتھر اور کیلون سے ملنے کا آرزو مند ہوں، اور یہ چاہتا ہوں کہ میں وائٹ فیلڈ اور ویسلی جیسے مردانِ خدا کو سنہری گلیوں میں چلتے پھرتے دیکھوں اور اُن کے ساتھ گفتگو کروں۔ ہاں، آسمان کی کشش اس یقین کے بغیر مکمل نہ ہوگی کہ ہم مقدسین کو پہچانیں گے اور روحانی طور پر اُن کے ساتھ ضیافت کریں گے۔

مگر پھر بھی، ہمارے خداوند کی آسمان کی تصویر کشی اُسے خوشی میں ظاہر کرتی ہے، اور اپنی قوم کے ساتھ خوشی میں، ”جب تک کہ میں اُس کو تمہارے ساتھ نیا نہ پیوں۔“ افسوس! زمین کی یہ ضیافتیں اکثر اس قدر رنگ رلیوں اور اسراف سے آلودہ ہو جاتی ہیں کہ جب میں انہیں آسمان کی عظیم ضیافت کی علامت کے طور پر استعمال کرتا ہوں، تو یوں محسوس ہوتا ہے گویا میں اُس مقدس ضیافت کی بے حرمتی کر رہا ہوں۔

زمین کی خوشیاں بعض اوقات اس قدر گر چکی ہیں اور گناہ میں ڈوبی ہوئی ہیں کہ ایماندار اُن میں شمولیت سے گریز کرتا ہے۔ مگر ہم اُسے نیا پیئیں گے۔ یہ آسمان کی مے ہوگی۔ وہ مے جو نہ ہمیں گناہ میں گرائے گی، نہ کسی بُری سوچ کو ہمارے دل میں جگہ دے گی۔ اُس میں کچھ بھی ناپاک یا آلودہ نہ ہوگا۔

”پاک ہیں وہ خوشیاں جو آسمان پر ہیں“
”اور تمام اُس خطہ میں سلامتی ہے۔“

اور یہ خوشیاں زمین کی خوشیوں کی مانند نہ ہوں گی۔ بے ثبات اور کھوکھلی، متغیر اور ناپائیدار، جو ہمیں کسی لمحے بلند کر کے پھر ہماری کمزوری اور فریب نفس کو آشکار کر دیتی ہیں۔ وہ مے نئی ہوگی، وہ ایک مقدس خوشی ہوگی، زیادہ پاک، زیادہ شیریں۔ وہ ایک الہی خوشی ہوگی، جس میں مسیح خود شریک ہوگا، اور ہم، اُس کے لوگ، ہر ایک اپنا حصہ پائیں گے۔

میں غور کر رہا تھا کہ وہ خوشی کا جام کیا ہوگا، جو ہم مسیح کے ساتھ آسمان میں نوش کریں گے؟ میں سمجھتا ہوں کہ اُس کا ایک جزو یہ ہوگا کہ ہم زمین پر گنہگاروں کو توبہ کرتے سنیں گے۔ ہم اُس کی خبر پائیں گے۔ فرشتے بھی سنتے ہیں، ”خدا کے فرشتوں کے درمیان ایک گنہگار کی توبہ پر خوشی ہوتی ہے۔“ اوہ! ہم کتنے شاد ہوں گے جب ہمیں معلوم ہوگا کہ ہمارے مرنے کے بعد ہمارا پیارا بیٹا ایمان لے آیا، اور اُس جگہ جہاں ہم کبھی جمع ہوتے تھے، وہاں خدا کی رُوح اب بھی خدمت پر نازل ہو رہی ہے!

یہ بھی خوشی کا باعث ہوگا کہ فرشتے آ کر ہمیں بتائیں کہ ہزارہا گنہگار اُنسو بہاتے یسوع کے پاس آئے اور اُس کے خون میں معافی پائی۔ اے وہ سب جو جانوں سے محبت رکھتے ہو، تمہارے لیے ایک عظیم جام تیار ہے، جب تم یہ نیک خبریں سنو گے! یہ مسیح کا جام ہے، میں جانتا ہوں، مگر تم بھی اُس میں سے پیو گے۔

خوشی کے اور اجزاء میں ایک یہ بھی ہوگا کہ ہم مقدسین کو راستبازی کے راستے پر قائم دیکھیں، اور انہیں مسیح کی صورت میں بڑھتا ہوا پائیں۔ یہ دیکھنا کہ وہ لڑکا جو ایمان لایا، آزمائشوں کا سامنا کر رہا ہے، اور اُس کے روحانی جوہر ترقی کر رہے ہیں۔ مسیح کی خوشی اسی میں ہے کہ وہ اپنے مقدسین کو فضل میں ترقی کرتا اور مشکلات میں ثابت قدم دیکھے، اور یہی وہ جام ہے جس میں سے ہم بھی پیئیں گے۔ جب ہم اس دنیا سے جا چکے ہوں گے، تب بھی ہمیں خوشی ہوگی کہ ہمارے بھائی اس جہاد کو لڑ رہے ہیں۔

کیا ہم انہیں دیکھیں گے؟ دیکھیں گے! کیوں نہیں؟ رسول کیا فرماتا ہے؟ ”پس جب کہ گواہوں کا ایسا بڑا بادل ہم کو گھیرے ہوئے ہے۔“ یہ ”گواہ“ کون ہیں، سوا اُن روشن اور بے عیب ارواح کے جو آسمان کے فصیلوں سے جھانک کر ہمیں دوڑ جیتتے دیکھ

کر خوش ہوتے ہیں؟ اور جلد ہی ہم بھی اُن ناظرین میں شامل ہوں گے، اور دیکھیں گے کہ وہ راستباز جنہیں ہم پیچھے چھوڑ آئے تھے، وہ دوڑ میں بڑھ رہے ہیں اور اپنے اکلوتے انعام کے تاج حاصل کر رہے ہیں، اور ہم اُن کی فتح پر شادمان ہوں گے۔

آسمانی جام کا ایک اور جزو یہ ہوگا کہ ہم مقدسین کو آسمان پر آتے دیکھیں گے۔ اوہ! یہ مسیح کے لیے کس قدر سعادت کی بات ہے کہ جب ایک کے بعد دوسرا اُس کے سینہ سے لگتا ہے، وہی جو اُس کی اذیتوں کی قیمت پر خریدے گئے، اور جن میں اُس کے فضل کی قدرت اُن کی فطرت کی تبدیلی میں ظاہر ہوئی! اگر میں دروازے کے قریب کوئی جگہ پا سکتا، تو کتنی خوشی سے اس جماعت کے اُن نوجوانوں کا خیر مقدم کرتا، جو شاید اُس وقت تک نہ پہنچیں جب تک ہم آرام میں داخل نہ ہو چکے ہوں! ہاں، مسیح اپنی محنت کا اجر کھو نہیں رہا۔ وہ اپنی جان کے دکھ کا ثمر دیکھ رہا ہے، اور ہم بھی خوشی سے اپنے ہاتھ بجائیں گے اور ایک دوسرے سے کہیں گے:

”وہ آتے ہیں، وہ آتے ہیں؛ تیرے جلاوطن گروہ“
 چاہے جہاں کہیں آرام پائیں یا بھٹکیں
 انہوں نے دور دراز ملکوں میں تیری آواز سنی
 اور اپنے گھر کی طرف لپک رہے ہیں۔

ہوں اگرچہ کانٹات جل جائے
 اور خُدا اپنی مخلوقات کو فنا کر دے
 تیرے فدیہ یافتہ گیت گاتے ہوئے لوٹیں گے
 ”اور ابدی خوشی اُن کی ہوگی۔“

سب سے بڑھ کر، اور شاید سب سے اعلیٰ، آسمان کے جام اُس خوشی سے بھرپور ہوں گے جو خُدا کے جلال میں پائی جائے گی۔ آخری ایام میں وہ حمد جو اب ایمانداروں کے کانوں میں رس گھولتی ہے، تب ہر وحشی اور غیر مہذب شخص کے کانوں میں گونجے گی۔ وہ جو سمندر میں جہاز لے کر جاتے ہیں، جب وہ بادبان پھیلائیں گے تو مسیح کے نام کا نغمہ گائیں گے! عرب کے ریگستانوں میں پھرنے والے یسوع، بنی آدم کے نجات دہندہ، کے نام کو سنیں گے۔ دور افتادہ، جہاں افریقہ کی تپتی دھوپ میں سانولی اقوام رہتی ہیں، اور جہاں لیبراٹور کے ہرسانی میدانوں میں سورج مشکل سے جھلکتا ہے، زمین کے ہر گوشے میں اُس کے لیے مسلسل دعا کی جائے گی، اور روزانہ اُس کی حمد کی جائے گی۔ خُدا جلال پائے گا، ساری دنیا اُس کی ستائش کے لیے مذبح بن جائے گی، اُس کے مقدسین اُس کی عبادت کریں گے، اور گناہ، موت، اور جہنم مٹا دیے جائیں گے، اور اگر مسیح اپنے باپ کی بادشاہی میں اس نئے جام کو پیئے گا، تو ہم بھی جو اُس کی جدوجہد میں شریک ہیں، اُس کی فتح میں شریک ہوں گے۔

لیکن یقیناً یہی سب کچھ نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب مسیح نے کہا، ”جب تک کہ میں اُسے تمہارے ساتھ اپنے باپ کی بادشاہی میں نیا نہ پیوں،“ تو اُس کا اشارہ اُس کی دوسری آمد، خُدا کی بادشاہی کے قیام، فدیہ دینے والے کے ہزار سالہ جلال، اور اُس آخری گھڑی کی طرف تھا جب وہ اپنی شفاعتی بادشاہی کو خُدا، یعنی باپ، کے حوالے کر دے گا، اور خُدا سب میں سب ہوگا۔

میں نبوت کرنے نہیں جا رہا۔ یہ میرا طریقہ نہیں۔ وہ بھائی جو نبوت کرتے ہیں، وہ اپنے پیروکاروں کو دھوکہ دینے میں اتنے کامیاب ہیں، اور ایک دوسرے کی تردید میں اس قدر مشاق، کہ مجھے اُن کی صف میں شامل ہونے کی کوئی خواہش نہیں۔ لیکن اگر میں خُدا کے کلام سے کچھ سمجھ پایا ہوں، تو یہ واضح ہے کہ ایک دن آئے گا جب مسیح کا مقصد غالب آئے گا، جب خُدا کی بادشاہی انسانوں میں ہوگی، جب یہودی مسیحا کو تسلیم کریں گے، اور غیر قومیں اُس کے تخت کے سامنے جھکیں گی۔

وہ وقت آئے گا جب عالمگیر صلح ہوگی، جب تلواروں کو ہل بنانے کے لیے کوٹ دیا جائے گا، اور بھالے کو کانٹ چھانٹ کرنے والے اوزار میں بدلا جائے گا، اور وہ دن آئے گا جب شیطان کو باندھ کر اُس کے قید خانے میں ڈال دیا جائے گا، اور موت اور جہنم کو آگ کی جھیل میں جھونک دیا جائے گا۔

میں اس سے بھی سمجھتا ہوں کہ وہ دن ضرور آئے گا جب نیکی بدی پر غالب آئے گی، جب راستبازی بے دینی کو شکست دے گی، جب خُدا تمام انسانوں کے سامنے اپنے دشمنوں کو اپنے قدموں تلے روند ڈالے گا، اور اُن کے گناہ کے نتیجے میں جو اُس کے جلال میں کمی واقع ہوئی، وہ ہمیشہ کے لیے مٹا دی جائے گی۔

وہ دن ضرور آئے گا، جب عظیم ہللوایہ گایا جائے گا، جب برّہ کی شادی کی ضیافت تیار ہوگی، جب ہر چُنا ہوا ایماندار اُس میں شامل ہوگا، اور مسیح اُس ضیافت کے سربراہ ہوں گے، جب ہر وہ جان جو یسوع کے خون سے نجات پائی، اور جو پاک روح سے زندہ کی گئی، اور جو خُدا کی قدرت کے وسیلہ سے نجات تک محفوظ رکھی گئی، اپنے جی اُٹھے بدن کے ساتھ اُس وعدہ — اور چناؤ کے مطابق کامل ہوگی، اور تب

، بللویاہ گائیں گے خُدا اور بَرّہ کے لیے"
"اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بللویاہ گائیں گے، آمین

تب نیا یروشلم اپنے بہترین مے کے جاموں کو لبریز کر کے ایک دوسرے کے ہونٹوں تک پہنچائے گا۔ تب خُدا کی تمام فدیہ یافتہ خلقت اُس کی عبادت کرے گی۔ تب آنسو پونچھ دیے جائیں گے، اور گناہ و غم ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائیں گے۔ تب اُس آقا کا قول پورا ہوگا، "میں اب سے اِس تاک کے پھل میں سے نہ پیؤں گا، جب تک کہ اُسے تمہارے ساتھ اپنے باپ کی بادشاہی میں نیا نہ پیؤں۔"

اے وقت کے پہیوں، آگے بڑھو! آگے بڑھو، اور اُس جلالی دن کو لے آؤ، اور خُدا کرے کہ ہم بھی وہاں موجود ہوں! آمین۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ سپرجن

رومیوں ۸:۲۶-۳۰، مکاشفہ ۱۰:۲۱-۲۷، ۱:۲۲-۵

رومیوں باب ۸

آیت ۲۶:

اسی طرح روح بھی ہماری کمزوری میں مدد کرتا ہے: کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ ہمیں کس طرح دعا کرنی چاہیے: مگر روح" خود ایسی آہیں بھر کر ہماری شفاعت کرتا ہے جو بیان سے باہر ہیں۔

پس آہیں بھی دعائیں ہیں، ہاں، وہ دعائیں جو یقیناً خُدا کے روح کے کانوں تک پہنچتی ہیں۔ اور وہ خواہشات جو زبان کے دائرے سے باہر ہیں، یا جو ہمارے غم کی شدت کے سبب الفاظ میں نہیں ڈھل سکتیں، وہ بھی خُدا کے حضور سنی جاتی ہیں، کیونکہ اُن میں خُدا کا روح موجود ہوتا ہے۔

آیت ۲۷:

اور جو دلوں کو جانچتا ہے، وہ جانتا ہے کہ روح کی نیت کیا ہے، کیونکہ وہ مقدسوں کی شفاعت خُدا کی مرضی کے موافق" کرتا ہے۔

یعنی جب عقل خاموش ہوتی ہے، اور خُدا کا پاک روح اُس پر اپنی مرضی رقم کرتا ہے، تو وہ درحقیقت خُدا کی مرضی ہی کو تحریر کر رہا ہوتا ہے۔ پس ایسی دعائیں ضرور موثر ہوتی ہیں، کیونکہ وہ دراصل خُدا کے مخفی ارادہ کا عکس ہوتی ہیں، جو اُس کے پورا ہونے کی تمہید کے طور پر ایماندار کی روح پر جلوہ گر ہوتا ہے۔ مقدسین کی دعائیں خُدا کی رحمتوں کی نبی ہوتی ہیں۔ ہمیں اس میں کوئی شبہ نہیں، ہم اسے تجربہ اور مکاشفہ دونوں سے جانتے ہیں۔

آیت ۲۸:

"—، اور ہم جانتے ہیں کہ سب چیزیں مل کر بھلائی کو پیدا کرتی ہیں اُن کے لیے جو خُدا سے محبت رکھتے ہیں"

یہ نہیں کہا گیا کہ تمام بنی نوع انسان کے لیے، بلکہ فقط اُن کے لیے جو خُدا سے محبت رکھتے ہیں۔

آیت ۲۸:

"یعنی اُن کے لیے جو اُس کے ارادہ کے موافق بُلانے گئے ہیں۔"

کیونکہ وہ خُدا کی دعوت کے بغیر کبھی اُس سے محبت نہ کرتے، اور اگر خُدا نے اپنی مرضی سے انہیں بُلانے کا قصد نہ کیا ہوتا، تو وہ کبھی نہ آتے۔

آیات ۲۹-۳۰:

کیونکہ جن کو اُس نے پہلے سے جانا، اُن کو اُس نے پہلے سے مقرر بھی کیا کہ وہ اُس کے بیٹے کی شبیہ کے مطابق بنیں، تاکہ وہ بہت سے بھائیوں میں پہلوٹھا ٹھہرے۔ اور جن کو اُس نے پہلے سے مقرر کیا، اُن کو اُس نے بُلایا بھی، اور جن کو اُس نے بُلایا، اُن کو اُس نے راستباز بھی ٹھہرایا، اور جن کو اُس نے راستباز ٹھہرایا، اُن کو اُس نے جلال بھی بخشا۔

ان زریں زنجیروں پر رک کر ہر کڑی کو جانچنے کو جی چاہتا ہے، لیکن اتنا کہنا کافی ہوگا کہ ہر کڑی پچھلی کڑی سے مضبوطی سے جڑی ہوئی ہے۔ جہاں "پیشگی علم" ہے، جو درحقیقت "پیشگی محبت" ہے، وہاں "چنیدہ ہونا" بھی لازم ہے۔ وہاں "بلا یا جانا" بھی ضروری ہے۔ وہاں "راستباز ٹھہرایا جانا" بھی یقینی ہے، اور جہاں یہ سب ہے، وہاں "جلال" بھی ہوگا۔

مکاشفہ ۱۰:۲۱-۲۷، ۱:۲۲-۵

یہاں ہم وہ تصویر دیکھتے ہیں جو آخری ایام میں خُدا کی کلیسیا کے جلال کو ظاہر کرتی ہے، مگر چونکہ یہ رویا آسمان سے آئی، پس یہ ہمیں آسمان کی موجودہ حقیقت کا بھی ادراک کراتی ہے۔ اگرچہ یہ بیان عظیم اور بظاہر ناقابلِ تصور خوبصورتیوں سے معمور ہے، لیکن یہ ہمیں سوچنے، اور ایمان کے ذریعہ اُس آنے والی جلالی حالت کو سمجھنے کے لیے دیا گیا ہے

تفسیر از سی۔ ایچ۔ سپرجن

رومیوں ۸:۲۶-۳۰، مکاشفہ ۱۰:۲۱-۲۷، ۱:۲۲-۵

رومیوں باب ۸

آیت ۲۶:

اسی طرح روح بھی ہماری کمزوری میں مدد کرتا ہے: کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ ہمیں کس طرح دعا کرنی چاہیے: مگر روح "خود ایسی آہیں بھر کر ہماری شفاعت کرتا ہے جو بیان سے باہر ہیں۔"

پس آہیں بھی دعائیں ہیں، ہاں، وہ دعائیں جو یقیناً خُدا کے روح کے کانوں تک پہنچتی ہیں۔ اور وہ خواہشات جو زبان کے دائرے سے باہر ہیں، یا جو ہمارے غم کی شدت کے سبب الفاظ میں نہیں ڈھل سکتیں، وہ بھی خُدا کے حضور سنی جاتی ہیں، کیونکہ اُن میں خُدا کا روح موجود ہوتا ہے۔

آیت ۲۷:

اور جو دلوں کو جانچتا ہے، وہ جانتا ہے کہ روح کی نیت کیا ہے، کیونکہ وہ مقدسوں کی شفاعت خُدا کی مرضی کے موافق "کرتا ہے۔"

یعنی جب عقل خاموش ہوتی ہے، اور خُدا کا پاک روح اُس پر اپنی مرضی رقم کرتا ہے، تو وہ درحقیقت خُدا کی مرضی ہی کو تحریر کر رہا ہوتا ہے۔ پس ایسی دعائیں ضرور موثر ہوتی ہیں، کیونکہ وہ دراصل خُدا کے مخفی ارادہ کا عکس ہوتی ہیں، جو اُس کے پورا ہونے کی تمہید کے طور پر ایماندار کی روح پر جلوہ گر ہوتا ہے۔ مقدسین کی دعائیں خُدا کی رحمتوں کی نبی ہوتی ہیں۔ ہمیں اس میں کوئی شبہ نہیں، ہم اسے تجربہ اور مکاشفہ دونوں سے جانتے ہیں۔

آیت ۲۸:

"—، اور ہم جانتے ہیں کہ سب چیزیں مل کر بھلائی کو پیدا کرتی ہیں اُن کے لیے جو خُدا سے محبت رکھتے ہیں"

یہ نہیں کہا گیا کہ تمام بنی نوع انسان کے لیے، بلکہ فقط اُن کے لیے جو خُدا سے محبت رکھتے ہیں۔

آیت ۲۸:

"یعنی اُن کے لیے جو اُس کے ارادہ کے موافق بُلانے گئے ہیں۔"

کیونکہ وہ خُدا کی دعوت کے بغیر کبھی اُس سے محبت نہ کرتے، اور اگر خُدا نے اپنی مرضی سے انہیں بُلانے کا قصد نہ کیا ہوتا، تو وہ کبھی نہ آتے۔

آیات ۲۹-۳۰:

کیونکہ جن کو اُس نے پہلے سے جانا، اُن کو اُس نے پہلے سے مقرر بھی کیا کہ وہ اُس کے بیٹے کی شبیہ کے مطابق بنیں، تاکہ وہ بہت سے بھائیوں میں پہلوٹھا ٹھہرے۔ اور جن کو اُس نے پہلے سے مقرر کیا، اُن کو اُس نے بُلایا بھی، اور جن کو اُس نے "بُلایا، اُن کو اُس نے راستباز بھی ٹھہرایا، اور جن کو اُس نے راستباز ٹھہرایا، اُن کو اُس نے جلال بھی بخشا۔"

ان زریں زنجیروں پر رک کر ہر کڑی کو جانچنے کو جی چاہتا ہے، لیکن اتنا کہنا کافی ہوگا کہ ہر کڑی پچھلی کڑی سے مضبوطی سے جڑی ہوئی ہے۔ جہاں "پیشگی علم" ہے، جو درحقیقت "پیشگی محبت" ہے، وہاں "چنیدہ ہونا" بھی لازم ہے۔ وہاں "بلا یا جانا" بھی ضروری ہے۔ وہاں "راستباز ٹھہرایا جانا" بھی یقینی ہے، اور جہاں یہ سب ہے، وہاں "جلال" بھی ہوگا۔

مکاشفہ ۲۷-۲۱:۱۰، ۲۲:۵

یہاں ہم وہ تصویر دیکھتے ہیں جو آخری ایام میں خُدا کی کلیسیا کے جلال کو ظاہر کرتی ہے، مگر چونکہ یہ رویا آسمان سے آئی، پس یہ ہمیں آسمان کی موجودہ حقیقت کا بھی ادراک کراتی ہے۔ اگرچہ یہ بیان عظیم اور بظاہر ناقابلِ تصور خوبصورتیوں سے معمور ہے، لیکن یہ ہمیں سوچنے، اور ایمان کے ذریعہ اُس آنے والی جلالی حالت کو سمجھنے کے لیے دیا گیا ہے

مکاشفہ باب ۲۱

آیات ۱۰-۱۱:

اور اُس نے مجھے روح میں ایک بڑے اور بلند پہاڑ پر لے جا کر وہ بزرگ شہر، مقدس یروشلیم، دکھایا، جو خُدا کے پاس سے آسمان سے اُتر رہا تھا، اور اُس میں خُدا کا جلال تھا، اور اُس کا نور نہایت قیمتی پتھر کی مانند تھا، یعنی یشب کے پتھر کی مانند، "جو بلور کی طرح شفاف تھا۔"

مگر خُدا کے جلال کی حقیقت کیا ہے؟ کونسے فانی ذہن اس کا تصور کر سکتے ہیں؟ وہ تمام تشبیہات جو رسول نے اس بیان کے لیے استعمال کیں، اُس سادہ مگر عظیم فقرے—"جس میں خُدا کا جلال تھا"—کے مقابلے میں کمزور ہیں۔ یہی جلال کلیسیا پر نازل ہوگا، اور اُس کے ہر فرد پر جلوہ گر ہوگا۔ ہر ایماندار کا جلال کچھ کم نہ ہوگا، بلکہ وہ خُدا کے جلال کا شریک ہوگا۔

آیات ۱۲-۱۳:

اور اُس کے پاس ایک بڑی اور بلند دیوار تھی، اور اُس کے بارہ پہاڑ تھے، اور اُن پہاڑوں پر بارہ فرشتے تھے، اور اُن پر نام لکھے ہوئے تھے، یعنی بنی اسرائیل کے بارہ قبائل کے نام۔ مشرق کی طرف تین پہاڑ، شمال کی طرف تین پہاڑ، جنوب کی طرف تین پہاڑ، اور مغرب کی طرف تین پہاڑ تھے۔

دنیا کے ہر کونے سے خُدا کے برگزیدہ لوگ آئیں گے، اور اُن کے سامنے ایک سیدھا دروازہ کھلا ہوگا—جنت میں داخلے کا راستہ۔ اگر کوئی استوا پر مرے یا قطب پر، وہ جہاں بھی ہو، اُسے فوراً خُدا کے آرام میں داخلہ نصیب ہوگا۔ خُدا کے نام کو مبارک ہو کہ اُس نے ہر جگہ سے اپنے مقدسوں کے لیے راستہ کھولا ہے

آیات ۱۴-۱۶:

اور اُس شہر کی دیوار کے بارہ بنیادیں تھیں، اور اُن پر بڑے کے بارہ رسولوں کے نام لکھے ہوئے تھے۔ اور جو مجھ سے بات کر رہا تھا اُس کے پاس سونے کا ایک ناپنے کا ناپ تھا، تاکہ اُس شہر اور اُس کے پہاڑوں اور دیوار کو ناپے۔ اور وہ شہر چورس بسا ہوا تھا، اور اُس کی لمبائی، چوڑائی کے برابر تھی، اور اُس نے اُس شہر کو اُس ناپ سے ناپا، بارہ ہزار فرلانگ۔ اُس کی لمبائی اور چوڑائی اور اونچائی برابر تھی۔

یہ کیسا حیرت انگیز تصور ہے—ایسا شہر جو جتنا وسیع ہے، اتنا ہی بلند بھی ہے! ایسے شہر زمین پر نہیں پائے جا سکتے؛ یہ اُس جلالی آنے والے عالم کے لیے مقدر ہیں۔ وہ نئے آسمان اور نئی زمین میں جلوہ گر ہوں گے، جن کے ہم اپنے خُداوند کے ظہور کے وقت منتظر ہیں۔

مکاشفہ باب ۲۱

آیات ۱۷-۱۸:

اور اُس نے اُس دیوار کو ناپا، ایک سو چوالیس ہاتھ، آدمی کے پیمائش کے مطابق، یعنی فرشتے کے پیمائش کے مطابق۔ اور اُس کی دیوار کا بناؤ یشب کا تھا، اور وہ شہر خالص سونے کا تھا، جو شفاف شیشے کی مانند تھا۔

یہ تمام خوشیاں گناہ کی ہر آمیزش سے پاک ہیں۔ زمین کا سونا مدھم ہوتا ہے، تم اُس میں جھانک نہیں سکتے، مگر آسمان کی خوشیوں کو اگر سونے سے تشبیہ دی جائے تو وہ بلوریں ہوں گی—"خالص سونا، شفاف شیشے کی مانند"! اُس میں زمین کی ہر ملاوٹ، ہر گندگی ختم ہو چکی ہوگی۔ آسمان کی خوشی الہی ہوگی!

آیات ۱۹-۲۰:

اور اُس شہر کی دیوار کی بنیادیں ہر طرح کے بیش قیمت پتھروں سے آراستہ تھیں۔ پہلی بنیاد یشب کی تھی، دوسری نیلم، تیسری سنگ سلیمانی، چوتھی زمرہ، پانچویں ساردونیکس، چھٹی ساردیوس، ساتویں زبرجد، آٹھویں بیرل، نویں پکھراج، دسویں "کرسپراس، گیارہویں یاقوتی، اور بارہویں نیلم بنفشی۔"

دیکھو، ہمارا رسول کیسی محبت سے ہر بنیاد کو گن رہا ہے! وہ سب کو ایک ساتھ ملا کر صرف یہ نہیں کہتا کہ "یہ بارہ پتھروں کی بنیادیں تھیں" بلکہ وہ ایک ایک کر کے شمار کرتا ہے۔ "پہلی بنیاد، دوسری، تیسری، چوتھی!" وہ ہر ایک پر ٹھہرتا ہے، ہر ایک کو قابلِ غور سمجھتا ہے۔ آسمانی خوشیاں ایسی ہیں کہ ان پر ٹھہر کر بار بار غور کیا جا سکتا ہے، ان کو سوچا جا سکتا ہے، ہر پہلو قیمتی ہے۔ یہاں دنیا میں ہماری خوشیاں ختم ہو کر صرف کانٹوں کی مٹھی بھر خاک رہ جاتی ہیں، جیسے کہ چولہے میں جلنے والی جھاڑی جو تیزی سے بھڑک کر بجھ جاتی ہے۔ مگر وہ دائمی اور روحانی خوشیاں ایسی ہوں گی کہ ہر پہلو پر غور کرنا لذتِ بخش ہوگا، اور ہر ایک بیش قیمت ہوگی!

آیت ۲۱:

اور وہ بارہ پہاڑ بارہ موتیوں کے تھے، ہر ایک پہاڑ ایک ہی موتی کا تھا، اور اُس شہر کی سڑکیں خالص سونے کی تھیں، "جیسے شفاف شیشہ"

کس نے ایسے موتیوں کی خبر سنی؟ کون سا سمندر سوائے خُدا کی گہرائیوں کے ایسے موتی پیدا کر سکتا ہے؟ یہ بارہ پہاڑ بارہ موتیوں کے تھے!

"اور ہر ایک پہاڑ ایک ہی موتی کا تھا، اور اُس شہر کی سڑکیں خالص سونے کی تھیں، جیسے شفاف شیشہ"

سڑکیں انسانوں کے میل جول اور رفاقت کے لیے بنائی جاتی ہیں۔ وہاں لوگ ایک دوسرے سے ملتے ہیں، اور آسمان میں جو رفاقت ہوگی، وہ سنہری، روشن، شفاف اور کامل ہوگی۔ یہاں دنیا میں جب ہم ایک دوسرے سے ملتے ہیں، تو جلد ہی ہماری خامیاں ظاہر ہو جاتی ہیں، مگر وہاں سب ایک دوسرے سے خوش ہوں گے، کیونکہ ان کی ساری خوبصورتی برّہ سے مستعار ہوگی، جو اُس مقام کا جلال ہے!

آیت ۲۲:

"اور میں نے اُس میں کوئی بیکل نہ دیکھی، کیونکہ خُداوند خُدا، قادر مطلق، اور برّہ اُس کے بیکل ہیں"

کیونکہ وہ سارا مقام ہی بیکل ہوگا!

مکاشفہ باب ۲۱

آیات ۲۲-۲۳:

کیونکہ خُداوند خدا قادر مطلق اور برّہ اُس کے بیکل ہیں۔ اور اُس شہر کو نہ سورج کی حاجت ہے، نہ چاند کی، کہ اُس میں "چمک دیں، کیونکہ خُدا کی جلالی روشنی نے اُسے منور کیا، اور برّہ اُس کا چراغ ہے۔"

اُو، بھائیو! ہم جلد اُس راہ پر روانہ ہوں۔ ہائے! میرے بھائیو، کاش ہم سب وہاں ملیں! وہاں ہونا کیسا شاندار ہوگا!

آیات ۲۴-۲۷:

اور جو قومیں نجات پائی ہیں وہ اُس کی روشنی میں چلیں گی، اور زمین کے بادشاہ اپنی شوکت اور عزت اُس میں لائیں گے۔ اور اُس کے پہاڑ دن کے وقت برگز بند نہ کیے جائیں گے، کیونکہ وہاں رات نہ ہوگی۔ اور قوموں کی شوکت اور عزت اُس میں لائی جائے گی۔ اور اُس میں کوئی ناپاک چیز ہرگز داخل نہ ہوگی، اور نہ کوئی جو گھناؤنی بات کرے، یا جھوٹ بولے، مگر وہی "جو برّہ کی کتابِ حیات میں لکھے ہیں۔"

مکاشفہ باب ۲۲

آیات ۱-۲:

اور اُس نے مجھے اَبِ حیات کا ایک صاف دریا دکھایا، جو بلور کی مانند شفاف تھا، اور خُدا اور برّہ کے تخت سے نکل کر بہتا تھا۔ اور اُس کے بازار کے بیچ میں، اور دریا کے دونوں کناروں پر، زندگی کا درخت تھا، جو بارہ قسم کے پھل دیتا تھا، اور ہر "مہینے اپنا پھل لاتا تھا، اور اُس درخت کے پتے قوموں کے شفا یاب ہونے کے لیے تھے۔"

یہ بے انتہا خوشی، یہ رنگ برنگی مسرت، جو ہر لمحہ نیا روپ دھارے، مگر ہمیشہ کامل ہو! ایک درخت، جو بارہ قسم کے پھل دیتا ہے، اور وہ بھی ہر مہینے! اے، کب ہم اُن سنہری باغوں میں پہنچیں گے؟ کب ہم اُن تاکوں کے سائے میں بیٹھیں گے؟ کب ہم اُن خوشہ ہائے انگور کو لبوں سے چھوئیں گے؟

:آیت ۳

"اور پھر لعنت نہ ہوگی؛"

اِنہ مشقت کی، نہ گناہ کی، نہ غم کی، نہ موت کی

"،بلکہ خُدا اور بَرّہ کا تخت اُس میں ہوگا"

تب ہم سب تخت گاہ میں ہوں گے، بادشاہ کو اُس کی جلالی خوبصورتی میں دیکھیں گے، اور خود اُس کے درباری بنیں گے۔

:آیت ۳

"اور اُس کے بندے اُس کی خدمت کریں گے۔"

یہی تو میرے لیے آسمان ہے! کیونکہ یہاں ہم اُس کی ویسی خدمت نہیں کر پاتے جیسی کرنی چاہیے۔ ہمارے خیالات بکھر جاتے ہیں، فکریں اور پریشانیاں ہمیں پاک خدمت سے روک دیتی ہیں، مگر وہاں اُس کے بندے اُس کی خدمت کریں گے

:آیت ۴

"اور وہ اُس کا چہرہ دیکھیں گے"

کیسی مبارک ہم آہنگی—خدمت اور رفاقت! ہاتھ مصروف، مگر آنکھیں خُدا کے جلالی چہرے پر لگی ہوئی! تم اُس کا چہرہ دیکھو گے! اگر ہم میں سے کوئی زمین پر خُدا کا چہرہ دیکھ لے، تو یقیناً مر جائے گا، کیونکہ وہ منظر حد سے زیادہ درخشاں ہوگا۔ ایک بزرگ نے جب یہ سنا تو کہا، "پھر مجھے وہ چہرہ دکھا دے، اور میں مر جاؤں!" اور مجھے اس پر حیرت نہیں، کیونکہ خُدا کا دیدار، خواہ یہاں ہمیں مار بھی دے، مگر پھر بھی وہ ابدی ہوگا، اور وہی ہمیں دوبارہ زندگی بخشے گا! "وہ اُس کا چہرہ دیکھیں گے!"

:آیت ۴

"اور اُس کا نام اُن کے ماتھوں پر ہوگا"

تب اُن کے چہرے خُدا کے چہرے کی مانند ہوں گے—اُس کا نام، اُس کی شان، اُن کی پیشانیوں پر منعکس ہوگی—کیا یہ حاصل کرنے کے لائق نہیں؟

:آیت ۵

اور وہاں پھر رات نہ ہوگی، اور نہ چراغ کی روشنی کی حاجت ہوگی، نہ سورج کی روشنی کی، کیونکہ خداوند خُدا اُن کو "روشنی دے گا، اور وہ ابدالآباد تک بادشاہی کریں گے"

"وہ خود بادشاہ ہوں گے! اور وہ ابدالآباد تک بادشاہی کریں گے"